S_1996_6_333_335

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

سنکلچن جے چند بھائی پٹیل اور دیگران

بنام۔

وٹھل بھائی جے چند بھائی پٹیل اور دیگران

13 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

بمبئی ریونیو دائرہ اختیار ایکٹ:

دفعہ 11- چاہے دیوانی مقدمے کی سماعت پر پابندی ہو-منعقد کیا گیا، سول عدالت پر کسی بھی ریونیو افسر کے کسی بھی عمل یا غلطی کی وجہ سے حکومت کے خلاف کسی بھی مقدمے کی سماعت کرنے کی ممانعت ہے-لیکن نجی فریقوں پر سی پی سی کے تحت فراہم کردہ مقدمے کے دادرسی سے فائدہ اٹھانے کی کوئی ممانعت نہیں ہے-اس لیے دیوانی مقدمہ قابل عمل ہے- ضابطہ دیوانی - دفعہ 9۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کے دیوانی اپیل نمبر۔09-12808

1995 کے ایم سی اے نمبر 656 میں گجرات عدالت عالیہ کے 30.6.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پیثانک ادھیریا، برج کے۔مشرا اور اعجاز مقبول۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں گجرات عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے حکم سے پیدا ہوتی ہیں، جو اصل میں 23 مارچ 1995 کو آرڈر نمبر 40/95 اور 30 جون 1995 کو ایم سی اے نمبر 656/95 میں کیا گیا تھا۔

حقائق کافی حد تک متنازعہ نہیں ہیں۔تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نے مشترکہ طور پر جائیداد مداعیٰ مندرجہ فہرست خریدی تھی۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 20 مارچ 1982 کو شریک مالکان کی حیثیت سے ان کے درمیان تقسیم ہوئی تھی۔اس کے بعد، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ 21 جولائی 1982 کو محصولات کے ریکارڈ میں اس حد تک تبدیلی کی گئی تھی جو جائیداد اپیل کنندہ کے حصے میں آ گئی تھی جس کا دعوی ہے کہ 24

جولائی 1986 کو اپیل کنندہ اور اس کے بچوں کے درمیان مزید تقسیم ہوئی تھی۔ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ مدعا علیہ نے بمبئی ریونیو دائرہ اختیار ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت اپیل دائر کی جسے اپیلٹ عدالت نے 9 مارچ 1994 کو مسترد کر دیا تھا۔ نظر ثانی کے مزید حق کا فائدہ اٹھائے بغیر، جیسا کہ اس کے تحت فراہم کیا گیا ہے، اس نے عدالت میں دیوانی مقدمہ دائر کیا جس میں جائیداد پر اپنے حق کا اعلان اور مستقل حکم امتناع کا مطالبہ کیا گیا۔ ابتدائی طور پر ٹرائل عدالت نے حکم امتناع دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن، اپیل پر، ضلعی جج نے اپیل کنندہ کو جائیداد کو الگ کرنے سے روکنے والے مقدمے کے التوا میں حکم امتناع منظور کر لیا تھا۔ نظر ثانی کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔ نظر ثانی کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل مسٹر یشانک ادھیریو کی طرف سے اٹھایا گیا بنیادی سوال یہ ہے کہ دفعہ 11 مقدمے کی تفریح پر پابندی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ، اپیل کنندہ کو دائرہ اختیار کے مسئلے کا فیصلہ کیے بغیر جائیداد کو الگ کرنے سے روکنے میں درست نہیں تھی، یعنی کہ آیا مقدمہ خود برقرار رکھنے کے قابل ہے۔ اس کی حمایت میں، انہوں نے رکمنی بائی بنام ریاست گجرات، (1960) 1 جی ایل آر 1791 میں گجرات عدالت عالیہ کے واحد جج کے فیصلے پر پختہ انحصار کیا۔ اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا دفعہ 11 مقدمہ برقرار رکھنے کے لیے رکاوٹ ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 37 کی پابندی صرف ریاست میں شامل یا اس سے تعلق رکھنے والی زمینوں کے خلاف ہوگی۔ لہذا، اس کا نجی فریقوں کے باہمی دعووں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کا دفعہ 37 پر بھروسہ کرنا درست نہیں تھا۔

بمبئی ریونیو دائرہ اختیار ایکٹ کی دفعہ 11 درج ذیل ہے:

"11. مقدمات پر تب تک غور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ مدعی اپیل کا حق ختم نہ کر لے۔- کوئی بھی سول عدالت کسی ریونیو افسر کے کسی عمل یا غلطی کی وجہ سے (حکومت کے خلاف) کسی بھی مقدمے کی سماعت نہیں کرے گی جب تک کہ مدعی پہلے یہ ثابت نہ کرے کہ اس سے پہلے اپنے مقدمے لانے کے لیے اس نے قانون کی طرف سے اجازت دی گئی ایسی تمام اپیلیں پیش کی ہیں جو فی الحال نافذ ہے، اور اس طرح کے مقدمے لانے کے لیے جس حد کی اجازت تھی اس کے اندر پیش کرنا ممکن تھا۔

دفعہ کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ سول عدالت پر حکومت کے خلاف کسی بھی مقدمے کی سماعت کرنے کی ممانعت ہے، کسی بھی ریونیو آفیسر کے کسی بھی عمل یا غلطی کا کوئی حساب نہیں، جب تک کہ مدعی پہلے یہ ثابت نہ کرے کہ اس نے اسے پہلے مجاز اتھارٹی کے سامنے اپیل کے ذریعے اور مقررہ

وقت کے اندر لایا تھا۔اس علاج کا فائدہ اٹھائے بغیر وہ ریاست کے خلاف مقدمہ پیش نہیں کر سکتا۔سوال یہ ہے کہ: کیا دفعہ 11 نجی فریقوں کے باہمی دعوے پر لاگو ہوتی ہے؟ یہ دیکھا جائے گا کہ واحد جج نے بمبئی ریونیو دائرہ اختیار ایکٹ کی دفعہ 11 کی تشریح کی ہے،اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دفعہ 11 نجی فریقوں کے درمیان مقدمے کی تفریح سے منع کرتا ہے جب تک کہ مدعی اس میں مقرر قابل اپیل یا نظر ثانی کا حق ختم نہ کر لے اور اس سے پہلے کہ وہ ریونیو آفیسر کے ذریعے منظور قابل حکم کو چیلنج کرنے والے مقدمے کا سہارا لے۔دفعہ 11 کا پڑھنا نجی فریقوں پر ضابطہ دیوانی، 1908 (سی پی سی) کے تحت فراہم کردہ مقدمے کے ائدراک سے فائدہ اٹھانے کے لیے کسی پابندی کی نشاندہی نہیں کرتا ہے۔دفعہ 9 یا سی پی سی واضح طور پر یا ضروری مضمرات سے،سول عدالت کے دائرہ اختیار کو عنوان کی بنیاد پر مقدمے کی سماعت سے منع کرتا ہے۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ انتقالی اندراجات صرف ریاست کو جائیداد کے قبضے اور لطف اٹھانے والے افراد سے محصول وصول کرنے کے قابل بنانے کے لیے ہیں اور جائیداد کے بارے میں حق،ملکیت اور فائدہ اندراجات کے ذریعے قائم کیا جانا چاہیے۔اندراجات جائیداد سے لطف اندوز ہونے کے ثبوت کے طریقوں میں سے صرف ایک ہیں انتقالی اندراجات اس میں کوئی ملکیت کا حق پیدا نہیں کرتے ہیں۔لہذا، فاضل واحد جج کی طرف سے مناسب احترام کے ساتھ لیا گیا نظریہ قانون میں درست نہیں ہے۔دیوانی مقدمہ واضح طور پر برقرار رکھنے کے قابل ہے۔عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کو زمین کو الگ کرنے سے روکنے کا حکم صحیح طور پر دے دیا۔یہاں تک کہ بصورت دیگر،ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 52 زیر التواء ہمیشہ زمین کے خریدار کی راہ میں حائل ہوتی ہے جس کے نتیجے میں نظر ثانی ہوتی ہے۔

ان حالات میں، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے والے ہائی عدالت کے حکم میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

اس کے مطابق اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔ بنا اخراجات کے۔

جی۔این۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document